احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 30۔جون 1997ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61

جلد 47-82 نمبر142 | سوموار 24 صفرالمظفر ۔1418ھ 30احسان 1376ھش 30جون 1997ء

صاحب ایمان کی یہ شان ہونی چاہئے کہ ناامید نہ ہو

دعا بڑی چیز ہے۔ افسوس لوگ نہیں سمجھتے کہ وہ کیا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر دعا جس طرز اور حالت پر مانگی جاوے۔ ضرور قبول ہو جانی چاہئے۔ اس لئے جب وہ کوئی دعا مانگتے ہیں اور پھر وہ اپنے دل میں جمائی ہوئی صورت کے مطابق اس کو پورا ہوتا نہیں دیکھتے تو مایوس اور ناامید ہو کر اللہ تعالیٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں حالانکہ (صاحب ایمان) کی یہ شان ہونی چاہئے کہ اگر بظاہر اسے اپنی دعا میں مراد حاصل نہ ہو تب بھی ناامید نہ ہو کیونکہ رحمت الٰہی نے اس دعا کو اس کے حق میں مفید نہیں قرار دیا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 434)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بڑے غور و فکر کے بعد یہ راز ہم پر کھلا ہے کہ (کلام الٰہی) کے جس جس مقام پر کوتہ اندیشوں نے اعتراض کئے ہیں۔ اسی مقام پر اعلیٰ درجہ کی صداقتوں اور معارف کا ایک ذخیرہ موجود ہے۔ جس پر ان کو اس وجہ سے اطلاع نہیں ملی کہ وہ حق کے ساتھ عداوت رکھتے ہیں اور (کلام الٰہی) کو محض اس لئے پڑھتے ہیں کہ اس پر نکتہ چینی اور اعتراض کریں۔ یاد رکھو (کلام الٰہی) کے دو حصے ہیں بلکہ تین ایک تو وہ حصہ ہے جس کو ادنیٰ درجہ کے لوگ بھی جو امی ہوتے ہیں سمجھ سکتے ہیں اور دوسرا وہ حصہ ہے جو اوسط درجہ کے لوگوں پر کھلتا ہے۔ اگرچہ وہ پورے طور پر امی نہیں ہوتے، لیکن بہت بڑی استعداد علوم کی بھی نہیں رکھتے اور تیسرا حصہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اعلیٰ درجہ کے علوم سے بہرہ ور ہیں اور فلاسفر کہلاتے ہیں۔ یہ (کلام الٰہی) ہی کا خاصہ ہے کہ وہ تینوں قسم کے آدمیوں کو یکساں تعلیم دیتا ہے۔ ایک ہی بات ہے جو امی اور اوسط درجہ کے آدمی اور اعلیٰ درجہ کے فلاسفر کو تعلیم دے جاتی ہے۔ یہ (کلام الٰہی) ہی کا فخر ہے کہ ہر طبقہ اپنی استعداد اور درجہ کے موافق فیض پاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 143)

ہمیشہ اس بات کو مدِّ نظر رکھو کہ خدا تعالیٰ تمہارا نگران ہے

(حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول)

مولا کریم۔ رحمان و رحیم مولا۔ (-) انسان کو ان راہوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو اس کو ہر ایک قسم کے سکھوں کی طرف لے جاتے ہیں اور اپنے ہم چشموں اور ہمعصروں میں معزز و موقر بنا دیتے ہیں۔

انسان فطرتی طور پر چاہتا ہے کہ ہر ایک قسم کے سکھوں اور آراموں اور بھلی باتوں کو حاصل کرے اور پھر ان سب سے بڑھ کر رہنا چاہتا ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ اس کے متعلقین خوش و خورسند ہیں۔ اور لوگوں کو بھلائی کی طرف متوجہ پاتا ہے اس کے دل میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ فلاں بھلائی میں سعادت مند قدم رکھا ہے اور فلاں شخص نے یہی رکھا ہے۔ پس میں سب سے بڑھ کر سبقت لے جاؤں۔ غرض عام طور پر انسان فطرتاً ایک کم پی ٹی شن میں لگا رہتا ہے۔ اور ساتھ والوں سے سربر آوردہ ہونے کا آرزو مند ہوتا ہے۔ بچے جانتے ہیں کہ کھیل میں دوسری پارٹی سے بڑھ کر رہیں اور جیت جاویں۔ عورتیں کھانے۔ پہننے۔ لباس و زیورات میں چاہتی ہیں کہ اپنی ہم نشینوں سے بڑھ کر رہیں۔ پس یہ خواہش اور آرزو جو فطرتی طور پر انسان کے دل میں پائی جاتی ہے اس کے پورا کرنے کے اسباب اور وسائل (-) پر رحیم کریم مولا بیان فرماتا ہے اور وہ چند ایک اصول پر مشتمل ہے۔

پہلا اصل انسان غور کرے کہ اس کے دل میں اپنے سے بڑے کا ڈر ہوتا ہے۔ ادنیٰ ادنیٰ کام والے لوگ نمبردار کا۔ اور نمبردار تحصیلدار کا اور تحصیلدار حکام بالادست کا ڈر رکھتے ہیں۔ ماتحت اگر افسروں کا ڈر دل میں نہ رکھیں تو وہ اپنے فرض منصبی کو اس خوبی اور صفائی سے نہ کریں جس سے وہ اس ڈر کی حالت میں کرتے ہیں۔ اب اس اصل کو زیر نظر رکھ کر مولا کریم فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو نیکیوں اور بھلائیوں میں کمپی ٹیشن اور مقابلہ میں سرفراز ہوتے ہیں سب سے پہلے وہ ہر ایک کام کرتے وقت اس بات کا لحاظ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا نگران ہے۔ اور ان کے ہر فعل کھانے۔ پینے۔ دوستی۔ دشمنی۔ بغض و عداوت۔ لین دین۔ غرض تمام معاملات

باقی صفحہ 7 پر

خدا کی شناخت کے واسطے سوائے خدا کے کلام کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم راجہ عطاء اللہ خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر ان دنوں اسلام آباد کمپلیکس میڈیکل وارڈ میں داخل ہیں اس وقت ان کی حالت تشویش ناک ہے۔ احباب جماعت سے مکرم راجہ صاحب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم خالد محمود صاحب ابن چوہدری ناصر احمد چٹھہ چک R-7/184 حال کینیڈا کا نکاح بہراہ عزیزہ ریحانہ یوسف صاحبہ دختر مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب چٹھہ آف ملتان مبلغ پندرہ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مورخہ 13- جون 1997ء کو مکرم عبدالمغنی صاحب زاہد مربی سلسلہ ملتان نے پڑھا۔

عزیز خالد محمود صاحب مکرم محترم چوہدری نبی بخش صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پڑنواسے اور چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب نمبردار و صدر جماعت چک R-7/184 ضلع بہاولنگر کے پوتے ہیں۔ عزیزہ ریحانہ یوسف صاحبہ مکرم قائم علی صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑنواسی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا اعزاز

○ پاکستان گولڈن جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں ڈائریکٹریٹ آف ایجوکیشن (کالجز) فیصل آباد ڈویژن کے زیر اہتمام 12- جون 1997ء کو گورنمنٹ کالج برائے خواتین مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ کی طالبات نے مندرجہ ذیل انعامات حاصل کئے۔

مذاکرہ بعنوان "سیاسی استحکام تعلیمی شعور کا ضامن ہے" میں عزیزہ بشریٰ تبسم دوم انعام کی حق دار قرار دی گئیں۔

کوئز پروگرام "پاکستان کے پچاس سال" میں عزیزہ امۃ القدوس صائمہ اور عزیزہ رخسانہ منان نے سوم انعام حاصل کیا۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

30- احسان 1376 ھش   30- جون 1997ء

جماعت کی رضاکارانہ کارکردگی

ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک نہایت منظم جماعت ہے۔ لوگ جب یہ دیکھتے ہیں کہ جماعت اپنے کاموں کے لئے کتنا خرچ کرتی ہے تو حیران رہ جاتے ہیں۔ بہت بڑے بڑے کام جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت آسانی کے ساتھ سرانجام دئے ہیں۔ دے رہی ہے اور دیتی چلی جائے گی۔ لوگوں کی زیادہ تر نظر روپے پر ہوتی ہے۔ تو ہمارے پاس خدا کے فضل سے اتنا زیادہ روپیہ ہے اور یہ خدا تعالیٰ ہی کی دین ہے کہ ہم جس کام میں ہاتھ ڈالیں وہ مکمل ہو جاتا ہے بلکہ وہ کام مکمل ہونے کے بعد ایک اور کام سامنے آ جاتا ہے اور اس کے شروع کرنے سے بھی پہلے اس کے لئے فنڈز مہیا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن جہاں تک چندے کی ادائیگی کا سوال ہے یہ تو جماعت کی کارکردگی کا شائد ہزارواں حصہ بھی نہیں۔ ہم میں سے ہر شخص خدا کے فضل سے اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے جماعت کے لئے ہر کام کرنے پر آمادہ رہتا ہے۔ وقت دینا پڑتا ہے تو ہم اپنا وقت صرف کرتے ہیں۔ علم کو بروئے کار لانا پڑتا ہے تو ہم اس سے گریز نہیں کرتے' اپنے فن کو جماعت کے لئے استعمال کرنا پڑتا ہے تو بشاشت کے ساتھ ایسا کرتے ہیں۔ جان دینی پڑتی ہے تو وہ بھی بڑی خوشی کے ساتھ۔ ہمارے دوستوں کو تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ جیلوں میں جانا پڑتا ہے۔ مار پیٹ ہوتی ہے۔ یہ سب کچھ ہمارے لئے ایک روزمرہ کی بات بن گئی ہے۔ گویا کہ جماعت کا ہر فرد جماعت کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا ہے اور جو کام بھی اسے ملے وہ بشاشت کے ساتھ کرتا ہے۔

ان کاموں میں سے ایک کام دعا بھی ہے۔ دعا جسے حقیقی طور پر دعا کہا جا سکتا ہے۔ جس کے لئے وقت کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔ اپنے دل میں درد پیدا کرنا پڑتا ہے۔ اس درد کے اظہار پر مائل ہونا پڑتا ہے۔ جب تحریک جدید کا آغاز کیا گیا تھا تو حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا تھا کہ وہ لوگ جو کچھ بھی نہیں کر سکتے جو معذور ہیں اور از خود اپنی چارپائی سے ہل بھی نہیں سکتے۔ وہ بھی جماعت کی خدمت کے لئے ایک بہت بڑا کام سرانجام دے سکتے ہیں اور وہ کام ہے دعا کا۔ وہ بیٹھے بٹھائے' لیٹے ہوئے' دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اغراض و مقاصد کو پورا کرے۔ اور ہمیں ہمارے کاموں میں نمایاں کامیابی عطا کرے۔ گویا کہ دعا بھی ایک بہت بڑا کام ہے لوگ چندہ دیتے ہیں۔ لوگ وقت دیتے ہیں۔ لوگ اپنی ہمت استعمال کرتے ہیں جو شخص ان میں سے کچھ بھی نہیں کر سکتا وہ دعا کر کے ان کے ساتھ شانہ بشانہ آگے بڑھتا رہتا ہے۔

پس صرف روپے کی طرف دیکھنے سے کچھ نہیں بنتا۔ روپے کے علاوہ جو کام جماعت کے افراد کرتے ہیں ان کی اہمیت اور ان کی قیمت بہت زیادہ ہے۔ ہمارے نظام میں کام کا بہت سا حصہ رضاکارانہ طور پر ادا کیا جاتا ہے۔ اور رضاکارانہ طور پر کام کرنے کے لئے دل میں ایمان کی ضرورت ہے۔ اخلاص کی ضرورت ہے۔ جذبات کی ضرورت ہے اور خدا تعالیٰ نے یہ سب چیزیں ہمیں فراہم کر رکھی ہیں۔

پس قربانی کو صرف چندے کے ساتھ وابستہ کرنے سے کام نہیں بنتا۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ چندہ دینا تو ہماری پوری کوششوں کا غالباً ہزارواں حصہ بھی نہیں ہوگا۔ اور چندہ دینا ہے بھی کتنا آسان۔ جیب سے پیسے نکالے اور دے دئے۔ یا بینک سے رقم نکلوائی اور دے دی۔ گویا کہ وہ چیز ہمارے پاس موجود ہے۔ اور ہے اتنی دینے کے لئے اور جو کچھ ہمیں دینا پڑتا ہے وہ اتنا تھوڑا حصہ ہے کہ عام طور پر انسان کو حیران کر دیتا ہے۔ کہ اتنا تھوڑا حصہ دے کر جماعت کی ضرورتیں کس طرح پوری ہوتی ہیں۔ جو چندہ عام ہے وہ ہماری آمد کا 1/16 واں حصہ ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ اگر آپ کے پاس سولہ روپے ہیں تو اس میں سے آپ نے ایک روپیہ دیا ہے۔ اگر آپ موصی ہیں تو دس روپے میں سے ایک روپیہ دیا ہے یا بعض اس سے زیادہ بھی دیتے ہیں۔ لیکن عام طور پر اور زیادہ تر لوگ آمد کا 1/16 واں اگر موصی نہیں ہیں اور اگر موصی ہیں تو آمد کا 1/10 دیتے ہیں اور حقیقتاً یہ رقم خاصی چھوٹی رقم ہے۔ اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جو کچھ کمایا تھا اس کا بیشتر حصہ واپس لے لیا گیا۔ ایسا تو نہیں ہے۔ سولھواں حصہ یا دسواں حصہ تو کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ اگرچہ اس کے علاوہ بھی چندے ہیں لیکن ہم میں سے ہر شخص یہ چندے بشاشت کے ساتھ دیتا ہے اور صرف چندے ہی نہیں دیتا ہر وہ چیز یا ہر وہ اہلیت اور قابلیت جو اس کے پاس ہے وہ قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے کہ ہمارا سارا نظام یا اس کا یوں کہہ لیجئے 90 فی صد سے بھی زیادہ رضاکارانہ طور پر سرانجام پاتا ہے۔ ہر محلے میں' ہر شہر میں' ہر ملک میں' نظام کے مختلف حصے ایک دوسرے سے اس طرح منسلک ہیں کہ افراد بغیر کچھ مانگے بشاشت کے ساتھ کام کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ چندہ دینے کے باوجود ہماری کارکردگی کا بڑا حصہ جو ہمارے رضاکارانہ کاموں سے تعلق رکھتا ہے وہی دراصل ہماری حقیقی قربانی ہے۔ ویسی ہی قربانی دے کر ہم خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے احسانوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ چندہ دے کر بھی شکریہ ادا کرتے ہیں لیکن باقی جتنے کام ہیں جہاں ہمیں اپنا وقت' اپنی عزت' اپنی جان خرچ کرنا پڑتے ہیں وہاں بھی ہم خدا تعالیٰ کے اس احسان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں اس بات کی توفیق عطا کی۔ اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ جتنا زیادہ شکر ادا کیا جائے اتنا ہی زیادہ ملتا ہے۔

پس ہم شکر ادا کرتے ہیں تو ہمیں اور بھی ملتا ہے۔ اور پھر اور جو کچھ ملتا ہے اس میں سے ہم مزید شکریہ ادا کرنے کے لئے ادا کرتے ہیں۔ اور یہ ایسی بات بن جاتی ہے کہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ قربانی میں شامل ہو جاتا ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں رہتی جس کے متعلق ہم یہ کہہ سکیں کہ کاش یہ بھی ہوتا۔ سب کچھ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی بہت بڑی دین ہے۔ ہمیں خدا تعالیٰ سے یہی کچھ مانگنا چاہئے کہ وہ ہمیں اس سلسلے کی خدمت کا ہر رنگ میں موقعہ عطا فرمائے۔ اور جو بھی چھوٹی بڑی قربانی ہم کر سکتے ہیں اس کی ہمیں توفیق بھی دے اور اسے قبول بھی فرمائے۔ اور جماعت کو لمحہ بہ لمحہ' دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا کرتا رہے۔

کام میں نے کوئی ، کیا ہی نہیں
میں نے زادِ سفر لیا ہی نہیں
مجھ کو جانا ہے اور جاؤں گا
یوں جیا جیسے مَیں جیا ہی نہیں
لوگ دیتے رہے ہیں زخم پہ زخم
زخم میں نے کوئی سیا ہی نہیں

ابو الاقبال

ارشادات عالیہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنے خطبہ فرمودہ 23۔ دسمبر 1994ء میں احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے دلچسپ متنوع اور معلوماتی پروگرام بنانے کے سلسلے میں فرمایا:-

جماعت کو میں متوجہ کرتا ہوں کہ زیادہ سنجیدگی سے ہر ملک کے صدر مقام میں ایسی ٹیمیں بنانی چاہئیں اور الگ ایک محکمہ بنایا جائے' شعبہ اشاعت کے تابع یا جو بھی شعبہ اس کے قریب تر ہو اس کے تابع بنایا جائے اور ان کی امیر نگرانی کرے اور ان سے پروگرام بنوا کر دیکھے کہ واقعتاً کام آگے بڑھ رہا ہے کہ نہیں (-) میں جانتا ہوں اس میں بہت سی دقتیں ہیں۔ یہ میں جانتا ہوں کہ یہ اخلاص کی کمی وجہ سے نہیں ہے بلکہ بہت سی باتوں میں لاعلمی کی وجہ سے ہے۔ اول توقعات بہت اونچی کر دی جاتی ہیں حالانکہ بارہا کہہ چکا ہوں کہ معیار اونچا کرنے کی کوشش اچھی بات ہے لیکن ہونا نہ ہونے سے بہرحال بہتر ہے۔ اس لئے ہاتھ توڑ کے بیٹھ جائیں اور یہ کہ ہمارے پاس اعلیٰ مشینیں نہیں ہیں' ہم نے ابھی تک ٹریننگ حاصل نہیں کی' ہمارے پاس اچھے لکھنے والے نہیں ہیں اور وہ قیمتی سامان نہیں ہے جن ے ساتھ ٹیلی ویژن کے کے پروگرام سجتے ہیں' یہ باتیں درست نہیں ہیں' سوچیں ہی غلط ہیں۔ جو توفیق ہے اس کے مطابق کچھ بنائیں اور اتنا بنائیں کہ اس میں سے ہم پھر یہاں چن کر نئے پروگرام بنا سکتے ہوں۔ لیکن جو پروگرام جرمنی میں بنتے ہیں یا ناروے میں بنتے ہیں یا جاپان میں بنتے ہیں یا پاکستان کے مختلف حصوں میں یا ہندوستان یا افریقہ میں وہ تو وہیں بن سکتے ہیں یہاں تو نہیں بن سکتے اور وجہ اس کی یہ ہے میں بتاتا ہوں کہ مثلاً ہمیں جو مرکزی تعلیمی پروگرام ہے وہ تو بہرحال جاری رکھنے ہوں گے اس کا بڑا بوجھ یہیں رہے گا کیونکہ مجبوری یہ ہے کہ مجھے اپنی نگرانی میں وہ کرنے پڑیں گے اور جب تک وہ ایک مکمل کورس کی شکل اختیار نہ کر چکے ہوں اس وقت تک ان کا لازماً یہاں میری نگرانی میں بننا اور جاری رہنا ایسا امر ہے کہ ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ لیکن ان کے علاوہ جو پروگرام ہیں ان میں بعض سے ایسے ہیں جو یہاں بن ہی نہیں سکتے نہ ہمارے پاس ذرائع ہیں نہ ملکی حالات ایسے ہیں۔ اب جو جرمن زبان کے پروگرام ہیں وہ جرمنی میں ہی بنیں گے۔ جو فرانسیسی یا سپینش یا نارویجن پروگرام ہیں وہ وہیں بن سکتے ہیں' اس لئے ہم چاہیں بھی تو بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ اس کے علاوہ ملکی حالات ہیں۔ میں اب مثالیں دیتا ہوں آپ کو۔ کہ سب سے پہلے ملک کے متعلق پروگرام ہیں ملک کا آغاز کیسے ہوا۔ کیسے وہ ملک بنا' کب تک اس کی تاریخ ممتد ہے' قدرتی وسائل کیا ہیں' وہاں کی آبادی کیسی ہے یا کتنی ہے اور طرز بود و باش کیا ہے۔ طبعی عادات اور مزاج اور روایتی طور پر قوموں کے کیا انداز ہیں یہ ایک پروگرام کی کڑی ہے جو ہر ملک میں بن سکتی ہے اور اس کو اس طرح نہیں بنانا کہ ایک تقریر شروع ہو جائے۔ بہت سے پروگرام بنانے کے لئے کہا تو باقاعدہ میزیں لگیں' اس کے اوپر کپڑا بچھایا گیا۔ پھر ٹوپیاں پہن کے سارے آگئے پھر وہاں باقاعدہ جلسے کی شکل بنی اور اعلانات ہوئے۔ یہ پروگرام نہیں ہیں جو یہاں چلیں گے۔ جب جلسہ ہو رہا ہو گا تو وہی ہو گا جیسے ہو رہا ہے اس میں تبدیلی کی ضرورت نہیں جیسے ہو رہا ہے ویسے ہی ہو گا لیکن جلسوں کا تو کہا ہی نہیں گیا' کافی جلسے ہو چکے ہیں اور ہوتے رہیں گے (اللہ نے چاہا تو) جب ہم جلسہ دیکھنا چاہتے ہیں تو جلسہ دیکھتے ہیں۔ جب تنوع کا پروگرام دیکھیں اور وہاں جلسہ شروع ہو جائے یا مشاعرہ دیکھ رہے ہیں تو وہاں جلسہ شروع ہو جائے تو طبیعت اس سے گھبراتی ہے۔ تو جلسوں کے حوصلے بھی ہیں دلچسپیاں بھی ہیں جماعت میں لیکن ہر چیز کا جلسہ ہی بنا دینا یہ تو ہوسٹل کے کھانے والی بات ہو جائے گی وہاں مرغا پکے یا دال یا گوبھی مزہ سب کا ایک ہی ہوتا تھا۔

تو تنوع کی بات میں کر رہا ہوں' مزے بدلیں اور جس قسم کا پروگرام ہے ویسی ہی اس میں صورت پیدا کریں اب ملک کے پروگرام ہیں اس میں مختلف ممالک کے نظارے دکھائیں مختلف لوگوں کو ان کے انٹرویو لینے چاہئیں۔ ایک شخص ہے جو عمومی تقریر کرتا ہے پس منظر سے مثلاً یہ ایک ملک کا عمومی تعارف کراتا ہے کہ فلاں زمانے میں اس ملک کا آغاز ہوا اس طرح اس میں تبدیلیاں پیدا ہوئیں ایسی ایسی قومیں حملہ آور ہوئیں اور ان کے نتائج کیا نکلے یہ ایک پروگرام کی کڑی ہے جو بہت دلچسپ ہے۔ اب میں تفصیل تو وقت چونکہ کم ہے نہیں بیان کر سکتا لیکن ذہن میں میرے اس کو بڑھا کر' پھیلا کر اور مختلف شکلیں دینے کا پروگرام موجود ہے۔

پھر دوسرا پہلو ہے جغرافیائی۔ قوم کا اس کا جغرافیہ کیا ہے۔ جغرافیہ میں مختلف خوبصورت جو نظارے ہیں' جھیلیں ہیں' دریا ہیں' وہ سارے آئیں گے اور اس کے علاوہ معدنیات ہیں اور پھر جغرافیہ پہ یہ گفتگو بھی آسکتی ہے جو تاریخی جغرافیہ سے تعلق رکھتی ہے کہ اس کا جغرافیہ بدلتا رہا ہے کسی زمانے میں اس کا جغرافیہ یہ تھا آج اس کا یہ جغرافیہ ہے۔ حدود اربعہ تبدیل ہوا ہے تو کیوں ہوا ہے۔ اور پھر قومیں کون کون سی آباد ہیں۔ ان قوموں کی تاریخ کیا ہے۔ ان کا مزاج ان کے بولنے کی طرز' ان کی گفتگو کیا صرف تلفظ کا اختلاف رکھتی ہے یا زبانوں کا بھی اختلاف۔ مثلاً انگلستان کے حوالے سے آئرلینڈ کا ایک تعارف ہے۔ آئرش قوم کا تعارف ہے وہ یو۔ کے۔ کے اندر داخل کر کے جو شمالی آئرلینڈ ہے اس کو بیان کیا جا سکتا ہے۔ تو ویلز ہے' سکاٹ لینڈ ہے' پھر ان کی روایات۔ یہ درست ہے کہ آپ گانے اور نغمے وغیرہ اور میوزک وغیرہ کے قائل نہیں مگر وہ جو خاص وقت رات کو مارچ پریڈ کرتے ہیں شام کو قلعہ میں اور وہ خاص قسم کی ان کی سکرٹس ہوتی ہیں پہنی ہوئی جو مرد بھی پہنتے ہیں تو وہ سکاٹش کلچر ہے اس کے اوپر سے ایک سرسری نظر ڈال کر لوگوں کو بتانا کہ یہ ہوتا ہے قطعاً اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ سارا دن دوسرے پروگرام آپ دیکھتے رہتے ہیں وہ کیا کیا دیکھتے رہتے ہیں وہاں۔ ہم ویسے تو نہیں بن سکتے مگر جو ایک قومی حالت ہے جو بداخلاقی کا مظہر نہیں بلکہ روایات سے تعلق رکھتی ہے اس پر اچٹتی ہوئی نظر ڈال لینا کوئی گناہ نہیں ہے اور (احمدیہ ٹی وی) اتنے حصے کو اسی طریق پر پیش کرے کہ یہ حقائق ہیں لیکن حقائق میں بعض جگہ آپ کے قدم رک جائیں گے۔ اگر حقائق یہ ہوں کہ ڈانس ہو رہے ہیں' نائٹ کلب ہے تو وہاں جا کر (احمدیہ ٹی وی) کے قدم رک جائیں گے آپ کہہ سکتے ہیں کہ حقائق اور بھی ہیں یہ یہ بھی ہیں لیکن ہم وہاں قدم نہیں رکھ سکتے۔ تو عقل کے ساتھ اگر ایسے پروگرام بنائیں تو مذہبی حدود کو قائم رکھتے ہوئے بھی معاشرے کی تصویریں اور تہذیب اور تمدن کی تصویریں کھینچی جا سکتی ہیں اور پھر وہاں کی انڈسٹری' وہاں کی اقتصادیات' تجارتیں کہاں کہاں سے ہو رہی ہیں' کتنے بڑے بڑے تجارتی مرکز ہیں۔ اب تجارت کی باتیں کریں گے تو بہت سی ایسی باتیں بھی آپ ملک کے حوالے سے بیان کریں گے جسے سننے والے دنیا کے مختلف تاجر کئی قسم کے ارادے باندھ لیں گے۔ ان کو پہلے خیال بھی نہیں آیا ہو گا کہ ہم اس معاملے میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حصہ لے کر اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنا سکتے ہیں مگر یہ پروگرام ان کے ذہن میں نئی نئی لہریں پیدا کریں گے۔ نئی نئی کھڑکیاں کھولیں گے سوچ کی۔ تو یہ بھی بتایا جا سکتا ہے کس طرح ہوتی ہے' کیا تجارت ہوتی ہے درآمد کیا کیا ہوتی ہے' برآمد کیا کیا ہوتی ہے۔ اب یہ بھی تقریر نہیں کرنی بلکہ انداز وہ ہیں جو ٹیلی ویژن کو دلچسپ بنانے کا انداز ہوتا ہے کہیں قافلے' لوڈ ہو رہے ہیں سامان۔ بڑے بڑے یہاں کی جو پورٹس ہیں اور جہاز لوڈ ہو رہے ہیں' ہوائی جہازوں کی پورٹس کے اوپر وہاں سے سامان اتر رہے ہیں اور اس طرح جا رہے ہیں۔ مارکیٹ' منڈیاں لگی ہوئی ہیں' یہ نظارے دکھا دکھا کر آپ یہ تقریریں پس منظر میں کر سکتے ہیں لیکن باقاعدہ اچکن پہن کر اور باقاعدہ بٹن بند کر کے تقریر کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ بہت اچھا لگتا ہے مگر اپنے محل پر ہو تو اس پروگرام کو بھی تقریری پروگرام نہیں بنانا مگر واقعاتی پروگرام بنانا ہے جس میں تقریر کا پہلو بعض دفعہ ایسی آواز ہی کی صورت میں رہتا ہے جس کا بولنے والا نظر بھی نہیں آ رہا ہوتا اور بہت اچھا لگتا ہے' اس کی آواز میں ایک وقار ہوتا ہے ایک خاص طرز ہے تو یہ طرزیں جو اچھی ہیں یہ ان سے سیکھنا منع تو نہیں ہے ان چیزوں میں ان کی طرزیں اختیار کریں لیکن وہاں بھی یاد رکھیں کہ جہاں تکلف آ جائے پیسہ خرچ کرنا پڑے' جہاں غریبانہ پروگرام اجازت ہی نہ دے کہ ان کی طرز کو اختیار کیا جا سکے وہاں قدم روک لیں۔ (میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں) کی تعلیم پر عمل کریں' بغیر تکلف کے جو کچھ میسر ہے' جو توفیق ہے اس کو پیش کریں لیکن اچھے طریقے سے۔

جس طرح میں نے کھانے کا نیا پروگرام جاری کروایا ہے وہاں خواتین کے ذریعے غریبانہ کھانے سکھانے کا پروگرام تھا اس کے افتتاحی پروگرام میں میں خود شامل ہوا۔ میں نے بتایا کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ لوگ تکلف کر کے اپنی توفیق سے بڑھ کر کھائیں لیکن یہ کہتے ہیں کہ آپ کی توفیق میں جو کچھ ہے اس میں اللہ کے شکر کا حق اس طرح بھی ادا کریں کہ ایسے اچھے طریقے پر کھائیں کہ آپ کو لطف آ رہا ہو اور آپ کا ذوق خدا کے شکریے ادا کر رہا ہو۔ ورنہ بھونڈا گھر ہو تو وہاں مرغا پکے یا مچھلی پکے' ہر چیز ایسی بے ہودہ ہو جاتی ہے کہ ایک لقمہ بھی نہیں کھایا جاتا وہاں۔ تو سلیقے کی بات کر رہا ہوں۔ روپے پیسے کے نچھاور کرنے کی بات نہیں کر رہا۔ سلیقے کے اندر رہتے ہوئے آپ اپنے پروگراموں کو بہت دلچسپ بنا سکتے ہیں بلکہ دوسروں کے لئے نمونہ بن سکتے ہیں۔

تو اس پہلو سے ملک کی تاریخ کو مختلف طور پر پیش کرنا' ملک کے تاریخی ہیرو ہیں' ان کی باتیں' Heroes جن کو انگریزی میں کہتے ہیں ہم اردو میں ہیرو کہتے ہیں ان کو۔ ہیرو ہیں کہیں وہ شاعر ہیں کہیں شیکسپیئر کی باتیں ہوں گی' کہیں شیروڈ فارسٹ میں چلے جائیں گے آپ اور وہ رابن ہڈ اور پھر جان جو اس کا مسخرہ اس کے ساتھ چلتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اب اس میں بعض دفعہ جو فلمیں ہیں ایسی ان میں سے چند لمحے کے سین اٹھانے کی قانون اجازت دیتا ہے اور وہ اٹھائی جا سکتی ہیں وہاں سے۔ تو نئی فلم تو نہیں بنانی مگر جب رابن ہڈ (Robin Hood) کی بات کریں گے تو وہاں شیر ووڈ فارسٹ کا نظارہ تو دکھائیں اور پھر وہ دکھا دیں اتنے اتنے اقتباس جتنے قانون دکھانے کی اجازت دیتا ہے کہ یہ ہوتا تھا رابن ہڈ ان کا۔ اس طرح تیر اندازی ہوا کرتی تھی اور پھر دوسرے Folk-Lore ہیں مختلف ملکوں کے مختلف ہیں امریکہ میں ڈیوی کروکیٹ کی باتیں ہوتی ہیں۔ اسی طرح سوئٹزرلینڈ کے ہیرو ہیں جن کے اوپر بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ بیورو ولف ہے ناروے کا' اس کے متعلق بھی کئی پروگرام فلمائے جا چکے ہیں۔ تو ملکی ہیروز کی باتیں بھی کریں اور اس میں سیاسی ہیرو' عامۃ الناس کا ہیرو اس کا کردار کیا تھا۔ اس پر کیسے کیسے گانے بنائے گئے۔ قوم کے اوپر کس طرح وہ اثر انداز ہوا اور پھر سیاسی ہیرو ہیں' فوجی ہیرو ہیں جنہوں نے عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے ہیں تو انگلستان کی تاریخ میں یہ آپ غور کریں تو بے شمار پروگرام ہر جگہ آپ کو دکھائی دیں گے۔ جن

باقی صفحہ [illegible] پر

ایک اچھی بات

جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشا سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے۔ اور وہ اسی طرح پر ہے کہ اس کی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے۔

پروفیسر(ر) محمد سلطان اکبر

محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب

میرے تایا جان محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر (ریٹائرڈ) محکمہ زراعت مورخہ 97-6-19 علی الصبح وفات پا گئے۔ بفضلہ تعالیٰ 92 سال عمر پائی۔ آپ حضرت چوہدری مولا بخش (رفیق حضرت بانی جماعت) نمبر دار چک نمبر 35 جنوبی سرگودھا کے بڑے صاحبزادے تھے۔ محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 35 جنوبی سرگودھا' محترم پروفیسر چوہدری عطاء اللہ (وفات یافتہ) سابق نائب ناظر مال آمد اور محترم چوہدری رحمت اللہ صاحب (وفات یافتہ) سابق امیر ضلع بہاولپور آپ کے چھوٹے بھائی تھے۔

موصوف ایک باکردار آفیسر تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے بھی بعض مواقع پر آپ کی دیانتداری اور اخلاص کی تعریف فرمائی جس کا ذکر اس وقت کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم چوہدری ظہور باجوہ صاحب حال ایڈیشنل ناظر اعلیٰ نے بھی فرمایا جہاں بھی آپ متعین ہوتے نہ ہی خود رشوت لیتے اور نہ ہی کسی ماتحت کو لینے دیتے۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ آپ کو کسی دوسری جگہ تبدیل کر دیا جاتا۔ اور بعض دفعہ ایک ہی سال کے دوران کئی دفعہ آپ کو تبادلہ کا سامنا کرنا پڑتا۔ بالآخر آپ کا تبادلہ راولپنڈی کر دیا گیا۔ صدر پاکستان اس وقت جنرل محمد ایوب خاں تھے۔ انہوں نے مختلف ماہرین زراعت کو ہری پور ہزارہ میں اپنے ذاتی وسیع و عریض باغ کے معائنہ کے لئے بلایا۔ آپ بھی وہاں موجود تھے۔ سب افسران' صدر صاحب کے باغ کی تعریف میں رطب اللسان تھے صرف آپ خاموش تھے۔ صدر صاحب نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: آپ کوئی تبصرہ نہیں کر رہے؟ آپ نے نہایت بے باکی سے کہا: صدر صاحب! آپ کے باغ میں ایک بڑا نقص رہ گیا ہے۔ صدر صاحب اس بے لاگ تبصرہ پر بڑے حیران ہوئے اور کہا کہ کون سا نقص ہے؟ آپ نے کہا کہ آپ کے باغ کا پھل ایک یا دو ماہ قبل توڑ لینا چاہئے تھا۔ اس تاخیر کا اثر اگلے سال کے پھل پر پڑے گا۔ صدر ایوب نے آپ کے تبصرہ اور مشورہ کو نظر تحسین سے دیکھا۔ اور اعلان کیا کہ آج سے آپ ہی ان کے باغ کے نگران اور انچارج ہوں گے۔ چنانچہ کئی سال آپ صدر پاکستان ایوب خان صاحب کے باغ کے انچارج رہے۔ اور وہیں سے آپ ریٹائر ہوئے ساٹھ سال کی عمر پا جانے کے باوجود صدر صاحب آپ کی ملازمت میں توسیع کرتے چلے گئے۔

راولپنڈی تعیناتی سے قبل آپ اور آپ کی اولاد نے اپنی ذاتی جائیداد رہن رکھ کر کچھ نقد رقم کے ذریعہ اور باقی [illegible] ط کر کے 26 مربعہ زرعی اراضی ضلع لیہ میں خریدی۔ محکمہ زراعت کے بعض افسران نے آپ کو تنگ کرنے کے لئے آپ پر رشوت کا مقدمہ درج کرا دیا۔ آپ بڑے پریشان ہوئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے نیک اور دیانتدار بندوں کو ہمیشہ ہر تکلیف سے نجات دلاتا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد آپ کا تبادلہ راولپنڈی ہو گیا (جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا) اور صدر پاکستان کے باغ کے انچارج مقرر ہوئے تو سب مخالف افسران پر آپ کا رعب طاری ہو گیا۔ انہوں نے از خود سب مقدمات واپس لے لئے بلکہ آپ سے کہنے لگے کہ صدر صاحب کے پاس ہماری شکایت نہ کرنا۔ ضلع لیہ میں آپ کی خرید کردہ اراضی کا نام "احمد آباد" ہے۔ جہاں پر شکار کھیلنے کے لئے خاندان حضرت بانی جماعت کے بعض افراد خصوصاً محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب (وفات یافتہ) تشریف لے جایا کرتے تھے۔ آپ کے بیٹوں چوہدری بشیر احمد (وفات یافتہ) اور چوہدری نذیر احمد صاحب کے ہاں قیام فرمایا کرتے تھے۔

تقسیم ملک کے معاً بعد پاکستان کی طرف سے آزادی کشمیر کے لئے جدوجہد شروع ہو گئی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے "فرقان فورس" بٹالین نے نمایاں کردار ادا کیا۔ آپ کا ایک بیٹا نصیر احمد طالب علم زرعی کالج لائلپور (حال فیصل آباد) بھی اس میں شامل ہوا اور ہندوستان کی طرف سے ایک فضائی حملہ کے دوران دفاع کشمیر میں راہ مولا میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کی سعادت پائی۔ اور بھمبر آزاد کشمیر میں ہی اسے دفن کیا گیا۔ اس موقع پر زرعی کالج لائلپور نے فخریہ انداز میں اپنے کالج میگزین میں پورے صفحہ پر نصیر احمد کا فوٹو شائع کیا۔ جس پر یہ Caption دیا گیا "مجاہد کشمیر نصیر احمد"

محترم تایا جان جہاں بھی دوران ملازمت متعین ہوئے۔ وہاں کی جماعت سے خصوصی رابطہ رکھتے' عبادات کی ادائیگی میں نہایت الحاح و تضرع اختیار کیا کرتے تھے۔ ہر حاجتمند کی داد رسی کرتے۔ ہمیشہ سادہ زندگی اختیار کی۔ ریٹائر منٹ کے بعد اپنی کوٹھی سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں اپنی بیٹیوں لیڈی ڈاکٹر نصیر عنایت اللہ اور محترمہ ناصرہ بیگم کے پاس مقیم رہے۔ جنہوں نے انتہائی جانفشانی اور محبت و خلوص کے ساتھ تا وفات ان کی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو اس کا اجر عطاء فرمائے۔

محترم چوہدری صاحب کے بڑے بیٹے چوہدری بشیر احمد صاحب چند سال قبل وفات پا گئے تھے جو بڑے مہمان نواز اور بہادر احمدی تھے دوسرے بیٹے چوہدری نذیر احمد صاحب جماعت احمدیہ لیہ کے صدر ہیں۔ تیسرے بیٹے میجر منیر احمد صاحب ڈیفنس لاہور میں داعی الی اللہ ہیں۔ چوتھے بیٹے ڈاکٹر کریم اللہ ناصر نشتر میڈیکل کالج ملتان میں ڈینٹیسٹری کے سینئر پروفیسر ہیں۔

موصوف کا جنازہ بیت مبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا اور قبرستان قطعہ نمبر 1 میں تدفین پر محترم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے دعا کروائی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب

باقی صفحہ [illegible]

قلم کا تحفہ

قصرِ سلطانِ قلم سے مرے نام آیا ہے
لے کے اک شان دلآرائی قلم کا تحفہ

آیا جولان گہہِ شوق میں اے اسپِ خیال!
بہرِ وامانده قدم طاقتِ رَم کا تحفہ

جگمگانے لگی پھر تیرگیِ بزمِ دماغ
لے کے آیا ہے کوئی شمعِ حرم کا تحفہ

مل گیا ہے مرے بے مایہ جنوں کو ناہید
نگہِ پادشہِ لطف و کرم کا تحفہ

پاس کیا ہے ترے اے شاعرِ بے نام و نوا!
پیش کر جانِ تپاں' دیدۂ نم کا تحفہ

عبدالمنان ناہید

مسز منصورہ افتخار

ممنونِ احسان

میں کسی خاص واقعہ کا ذکر نہیں کر رہی بلکہ یہ ایک عرصہ کے احسان کی بات ہے۔ جب مجھے گورنمنٹ کالج جھنگ میں ایم۔ ایس۔ سی میں داخلہ ملنے کے بعد وہاں ہوسٹل نہ ہونے کے باعث رہائش کی پریشانی تھی۔ تو وہاں ایک بزرگ فیملی مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب اور ان کی اہلیہ (محترمہ خالہ جان) نے بخوشی اپنے پاس رہنے کی پیش کش کی۔ تقریباً سال ڈیڑھ سال انہوں نے ہر طرح میرا خیال رکھا اور وہاں مجھے دینی ماحول بھی ملا۔ چونکہ ان کی کوئی بیٹی نہیں تھی۔ اس لئے انہوں نے بیٹی کی ہی کو مجھے ہر طرح سے محبت اور شفقت دے کر پورا کیا۔ چونکہ گورنمنٹ کالج جھنگ میں میں اپنی کلاس کے 27 سٹوڈنٹس میں میں اکیلی فی میل سٹوڈنٹ تھی۔ مکرم (چچا جان (چوہدری عبدالغفور صاحب) مجھے نوٹس وغیرہ دلوانے میں میری بہت مدد کرتے تھے۔ سارے دن کے بعد جب رات کو واپس گھر آتے تو باقاعدگی سے پوچھتے کہ آج کالج میں دن کیسا گزرا۔ پڑھائی کیسی ہوئی۔ اگر میں سٹڈی سے ہٹ کر کوئی الگ بات بتاتی تو کہتے کہ مجھے معلوم ہے۔ یعنی وہ لڑکی ہونے کے ناطے تربیتی رنگ سے میرا ہر طرح خیال رکھتے کہ کہیں کوئی بات اس کے لئے پریشانی کا باعث تو نہیں بنی' اسے کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی۔ انہوں نے ایک باپ کی طرح مجھے شفقت دی۔ ان لوگوں کی اور اپنی والدہ کی حوصلہ افزائی اور محبت نے مجھے جھنگ کے ناسازگار حالات کے باوجود اپنی تعلیم مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا۔ لیکن ایک عادت کو میں نے بھی اپنا لیا ہے بہتر سمجھتے ہوئے۔ کہ کبھی وہ بازار سے کوئی مٹھائی وغیرہ لاتے یا گھر پر سویٹ ڈش تیار ہوتی تو ہزار بھوک لگنے کے باوجود جب تک کھانا نہ کھا لیتے۔ میٹھا ہمیشہ بعد میں کھاتے تھے۔ بے شک اس طرح حفظ ماتقدم کے تحت شوگر جیسے موذی مرض سے بچا جا سکے۔ ان کی چھوٹی چھوٹی باتوں میں تربیت کا رنگ ہوتا ہے۔ اسی طرح محترمہ خالہ جان نے بھی کھانے پینے سے لے کر آرام تک ہر طرح میرا خیال رکھا۔ اگر وہ مجھ میں کوئی اچھی بات دیکھتیں تو کہتیں کہ اس کی ماں نے اس کی بہت اچھی تربیت کی ہے۔ آپ اپنے محلہ کے بچوں کو کلام الہٰی باقاعدگی سے پڑھایا کرتی تھیں۔ ان کے پڑھانے کا انداز اتنا اچھا ہے کہ دور دور سے لوگ اپنے بچوں کو بڑے اعتماد سے ان کے پاس بھیجتے اور یہ ساتھ ساتھ بچوں کی تربیت بھی کرتیں۔ اگر ان کے گھر میں بعض رکے ہوئے کام میرے آنے پر ہوئے تو کہنے لگی

باقی صفحہ [illegible]

میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ ہائی کورٹ راجن پور

دیوانی مقدمات کے فیصلوں میں تاخیر کی ایک اہم وجہ

اس دور میں جبکہ باہمی حقوق کی حفاظت کی روح روز بروز کم ہوتی چلی جارہی ہے عدالتوں میں مقدمات کی بھی بھرمار ہوتی چلی جارہی ہے۔ یہ مقدمات عام طور پر شفع استقرار حق تعمیل مختص معاہدہ حکم امتناعی دوامی فہمید حساب دلاپانے زر نقد' حرجانہ تنسیخ نکاح۔ بحالی حقوق زوجیت بیوی بچوں کے نان نفقہ' واپسی جہیز۔ دلاپانے حق مہر غلط طور پر بیوی مشہور کئے جانے۔ بید خلی کرایہ داران۔ قبضہ اراضی گارڈین شپ منسوخی دستاویزات وغیرہ کے ہوتے ہیں جو ایک دفعہ دائر ہو جائیں تو فریقین کی اندازہ کردہ مدت میں فیصلہ ہونے کی بجائے بس چلتے چلے جاتے ہیں اور چلتے چلے جاتے ہیں۔ دیوانی مقدمات کے بارہ میں عام طور پر کہا جاتا ہے کہ دادا مقدمہ کرتا ہے اور پوتا آکر فیصلہ سنتا ہے۔ اس بات میں کسی حد تک مبالغہ ہی سہی (اگرچہ بعض اوقات واقعی ایسا ہو بھی جاتا ہے) مگر اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایسے مقدمات کے فیصلوں میں واقعی غیر معمولی تاخیر ہو جاتی ہے جس کی بہت سی وجوہ ہیں جن میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

(الف) جب عدالت کی طرف سے فریق ثانی کو پیش ہونے کا حکم (سمن) بھجوایا جاتا ہے تو وہ اس کی تعمیل میں حتی الوسع گریز کرتا ہے خاص طور پر جبکہ اسے علم ہو کہ اس کا موقف کمزور ہے۔ بعض اوقات اس کی حاضری کے مرحلہ تک سال دو سال لگ جاتے ہیں۔ عدالت کا جو نمائندہ ملازم یہ حکم لے کر جاتا ہے عام طور پر وہ رشوت لے کر یہ رپورٹ کر دیتا ہے کہ مطلوبہ شخص نہیں ملا اور باہر گیا ہوا ہے۔ بعض اوقات معمولی غلطی پر یہ لکھ دیا جاتا ہے کہ نام غلط ہے یا ایڈریس غلط ہے۔ بعض اوقات دیدہ دانستہ غلط تعمیل کرائی جاتی ہے اور جب مقدمہ چند قدم چل پڑتا ہے تو پھر عذرداری دائر کر دی جاتی ہے کہ میری تعمیل نہ ہوئی ہے اور مقدمہ ایک بار پھر پہلے روز پر پلٹ جاتا ہے اس وقت تک قریباً 2-3 سال کا عرصہ گزر چکا ہوتا ہے۔ اگر کسی طرح بھی وہ شخص عدالت کا حکم وصول نہ کرے تو اس کی حاضری کے لئے اشتہار اخبار میں دیا جاتا ہے۔ جس کے اخراجات مدعی کو برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ بعض اوقات تو مدعی رقم بھی اپنے وکیل صاحب کو یا اس کے منشی صاحب کو دے جاتا ہے مگر وہ اسے داخل عدالت نہیں کرتے۔ متعدد پیشیوں کے بعد یہ رقم داخل ہوتی ہے تو بعض اوقات عدالت کا عملہ متعلقہ اخبار کو وہ اشتہار ہی ارسال نہیں کرتا اور جب اشتہار بھجوا دیا جاتا ہے تو کئی کئی ماہ تک وہ اشتہار اخبار میں شائع نہیں ہوتا۔ اگر اشاعت اشتہار کے بعد بھی مدعا علیہ حاضر نہ آئے تو عدالت اس کے خلاف یک طرفہ کارروائی شروع کر دیتی ہے۔ چونکہ اس کے بعض ہمراہی مدعا علیہم پیش عدالت ہو رہے ہوتے ہیں اس لئے وہ کماحقہ' مقدمہ کی کارروائی سے آگاہ رہتا ہے۔ بحث کے مرحلہ پر یا اس سے قبل کسی مرحلہ پر وہ حاضر آکر موقف اختیار کرلیتا ہے کہ وہ ان پڑھ ہے اور اشتہار اخبار اس کے علم میں نہ آیا ہے لہٰذا کارروائی یکطرفہ منسوخ کی جائے اور از سر نو مقدمہ کی سماعت کی جائے۔ اس مرحلہ پر اصل مقدمہ رک جاتا ہے اور اسے یہ ثابت کرنے کی اجازت دی جاتی ہے کہ واقعی اسے بذریعہ اخبار بھی یہ علم نہ ہوا تھا کہ اسے عدالت نے فلاں مقدمہ میں طلب فرمایا تھا۔ اس کے لئے فریقین اپنی اپنی شہادت پیش کرتے ہیں اور عدالت اس درخواست کا فیصلہ کرتی ہے اس فیصلہ تک عموماً دو سال اصل کیس رکا رہتا ہے۔ اگر فیصلہ سائل مدعا علیہ کے خلاف ہو تو مقدمہ جس مرحلہ سے روکا گیا تھا وہاں سے چل پڑتا ہے۔ اور اگر فیصلہ اس کے حق میں ہو جائے تو اصل مقدمہ پہلے دن پر پلٹ جاتا ہے اور اس طرح 5/7 سال کا یہ عرصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اور اگر فیصلہ کے خلاف کوئی فریق عدالت اپیل میں اپیل یا نگرانی دائر کر دے تو اصل مقدمہ رکا ہی رہ جاتا ہے اور پہلے ڈسٹرکٹ کورٹ میں پھر ہائی کورٹ سپریم کورٹ میں یہ سب کچھ ہوتا ہے اور اس وقت تک واقعی ادا مر چکا ہوتا ہے۔ اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ مقدمہ کا قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے۔ خلاف فیصلہ ہونے کی صورت میں مدعا علیہ حاضر عدالت آتا اور عدم علم کا موقف اختیار کرتا ہے۔ جو ثابت ہونے پر ساری سماعت کالعدم قرار پاتی ہے اور مقدمہ روز اول سے شروع ہو جاتا ہے۔ ایسے حکم کے خلاف عام طور پر عدالت ہائے بالا میں چارہ جوئی کی جاتی ہے اور اس طرح مقدمہ طویل سے طویل تر ہو جاتا ہے۔ اور پوتا بھی موت کے قریب پہنچ جاتا ہے اگر واقعی مدعا علیہ کے علم میں اس کے خلاف کسی مقدمہ کا ہونا۔ نہ تھا تو ایسی تمام کارروائی کو یک قلم منسوخ کیا جاتا ہے اور یہ کہ مقدمہ کا اس کی موجودگی میں سماعت ہونا قرین انصاف ہے تاکہ عدالت فریقین کا موقف بھی سن لے۔ کیونکہ جھوٹا مدعی بھی عام طور پر یہ کرتا ہے کہ مدعا علیہ کا نام ولدیت صحیح دے دیتا ہے مگر اس کا پتہ غلط یا غیر مکمل دے دیتا ہے یا وہ پتہ دے دیتا ہے جو ایک وقت تو صحیح تھا مگر اس کے ترک سکونت کر جانے کی وجہ سے اب غلط ہو چکا ہوتا ہے۔ عدالت کے پیادہ (تعمیل کنندہ) سے مل کر اصل کی بجائے اپنے کسی شخص کا انگوٹھا لگوا دیتا ہے اور گواہان بھی اپنے ہی رکھ دیتا ہے۔ یہ دھوکا بھی دیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ کو کہا جاتا ہے کہ دراصل تم کو گواہ بنایا جا رہا ہے۔ تعمیل دوسرے کی ہے۔ یہ ان پڑھ افراد کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ الغرض غلط کاری دونوں طرف ہو گئی ہے۔ اب مدعا علیہ کو علم ہونا اس کا ایک ذاتی عمل ہے کسی اور کے علم کو شہادت خارجی سے ثابت کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ عدالتی حکم حاضری تو نہیں پہنچایا جاتا مگر اپنے کسی آدمی کو وکیل کے پیش کر کے اور اسے تھوڑی سی فیس دے کر مدعا علیہ کی حاضری لگوا دی جاتی ہے جس کے بعد بقایا فیس ادا نہ کی جاتی ہے۔ جس پر وکیل پیش نہیں ہوتا اور یکطرفہ کارروائی کا حکم ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات ایسے وکیل کے ذریعہ جواب دعویٰ بھی داخل کرالیا جاتا ہے۔ اور اب مدعا علیہ کو یہ بھی ثابت کرنا پڑتا ہے کہ نہ اس نے وکیل مقرر کیا تھا۔ نہ جواب دعویٰ داخل کیا تھا۔ بعض خاوند اپنی بیویوں کو حق مہر میں زرعی یا سکنی جائیداد انتقال کروا دیتے ہیں۔ پھر جب ان کا ایمان ڈول جاتا ہے۔ تو بیوی کی بجائے کسی دیگر عورت کو جو عام طور پر ان کی کوئی عزیزہ یا بہن ہوتی ہے' افسران مجاز کے پیش کر کے زمین اپنے نام واپس انتقال کرا لیتے ہیں۔ پھر بیوی کے خلاف دعویٰ کر دیتے ہیں اور کسی فرضی عورت کو پیش کر کے بیوی کے خلاف ڈگری کروا لیتے ہیں۔ عام طور پر بے اولاد بیویوں سے متعلق یہ ظلم کیا جاتا ہے۔ بیوی کی وفات کی صورت میں اس کے ورثاء (ماں- باپ) اس کی وراثت سے اس طرح محروم ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اور ان کے لئے ایسے انتقال یا عدالتی کارروائی کو چیلنج کرنا اور زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کے لئے یہ ثابت کرنا کہ مرحومہ کو واقعی اس کا علم نہ تھا۔ بہت ہی زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ اب مرحومہ کے دستخطوں یا نشان انگوٹھا حاصل کر کے ان کا موازنہ ماہرین سے کرانا بھی ممکن نہیں ہوتا۔ بعض اوقات لوگ دیدہ دانستہ کسی پیشی پر حاضر نہیں آتے۔ یکطرفہ حکم کے بعد اگلی پیشی پر آکر میڈیکل سرٹیفکیٹ پیش کر کے موقف اختیار کر لیتے ہیں کہ بوجہ بیماری حاضر نہ آسکے تھے۔ یہ سرٹیفکیٹ بعض صورتوں میں درست اور بعض میں خلاف واقعہ ہوتے ہیں۔ تاہم جعلی سرٹیفکیٹ کا اس قدر فائدہ ضرور ہو جاتا ہے کہ ایسی درخواست کے جواب درخواست اور سرٹیفکیٹ کی صحت کے تعین کی نسبت شہادت وغیرہ لینے اور فیصلہ سنانے میں تاخیر ہو جاتی ہے اور اس دوران اصل مقدمہ رکا رہتا ہے اور یہی ایسے شخص کی غرض ہوتی ہے۔ ایسا قابض جائیداد شخص اس دوران بہت فائدہ اٹھا چکا ہوتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان ساری چالاکیوں کو روکنے کے لئے روز اول ہی تعمیل کر لی جائے۔ اور صرف پیادہ عدالت کی بجائے نمبردار موضع پٹواری حلقہ مقامی کونسلر وغیرہ کے ذریعہ بھی سمن بھجوایا جاوے کیونکہ متعدد لوگوں کا ایک شخص سے ہم سازش ہو جانا' روپوش ہونا بہت مشکل ہوگا۔ اور جب یک طرفہ منسوخ کیا جائے تو بھاری جرمانہ عائد کیا جائے قابض شخص پر کم از کم اتنا جرمانہ کیا جائے جتنا مفاد ایسی کارروائی کے دوران اس نے اٹھایا ہو۔ یہ تو مقدمہ کی صرف ابتدائی عدالت میں تاخیر کی مختلف چالیں ہیں جو عدالت ہائے بالا میں بھی دھرائی جاتی ہیں اس کے علاوہ بھی بہت سی وجوہ ہیں جن کی بناء پر مقدمہ طویل ہو جاتا ہے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم عدالت سے تعاون کریں اور اپنے نقطہ نظر کو کماحقہ پیش کریں اور بہانہ بازی سے گریز کریں۔

بقیہ صفحہ 3

کو آپ لے سکتے ہیں' بیان کر سکتے ہیں اور ساتھ تصویریں بھی دکھا سکتے ہیں اگرچہ کھڑی تصویریں ہوں۔ ہمارے پروگرام کا حیات گروپ ہے مثلاً اس میں بعض ایسے پروگرام بنانے والے ہیں جنہوں نے اپنی ذہانت سے کھڑی تصویروں سے تصویر بنائی ہے لیکن کچھ دیر تک انسان کو پتہ نہیں چلتا کہ یہ تصویر ہے اور کھڑی ہے مثلاً وہ تصویر کے ایک حصے سے شروع کیا اور کیمرے کو حرکت دی ہے اور لگتا یہ ہے کہ وہ ساری تصویر حرکت کر رہی ہے اور تصویر سے کھینچنا اگر اچھا تصویر کھینچنے والا فن جانتا ہو تو یہ تنوع ضرور پیدا کر دیتا ہے۔ باقی پروگرام مووی ہوں مگر تصویر دکھانے کے لئے آپ کے پاس یہ تو ممکن نہیں ہر جگہ پہنچ سکیں۔

جب میں ناروے میں ایک موقع پر ایک چھوٹی فیری میں سفر کر رہا تھا تو ایک گھنٹہ میں نے اپنے عام کیمرے سے اس پر تجربے کئے اور وہ جو فیری میں اس علاقے کی تصویروں کے رسالے پڑے ہوئے تھے ان کو اپنی بچی کو پکڑا کے کہ تم یہاں رکھو اور میں تصویر کھینچ کے دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس سے کوئی Video Effect پیدا ہو سکتا ہے کہ نہیں تو جب وہ دیکھی تو میں حیران رہ گیا دیکھ کے' مجھے پتہ تھا اس لئے میں جانتا تھا ورنہ بعض دفعہ تو لگتا ہی نہیں تھا کہ یہ تصویر سے تصویر اتاری ہوئی ہے تو آپ استعمال کریں ذہن کو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذہن کو بڑی صلاحتیں عطا کی ہوئی ہیں اس دنیا کے اوپر Explore کریں جو خدا نے آپ کے ہر ایک ذہن میں رکھی ہوئی ہے تو بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔

اب ہندوستان کو اگر اپنی فلمیں بنانی ہوں تو ہمالیہ کو پیش کرنا پڑے گا۔ ہمالیہ کے ذکر کے بغیر تو ہندوستان کے تو کوئی معنی نہیں ہیں جب آپ پاکستان جائیں گے تو وہاں K-2 کی چوٹیاں ہیں دوسرے ایسے پہاڑ یا علاقے ہیں' درہ خیبر ہے ان کی تصویریں کھینچنی ہوں گی۔ کچھ تصویریں تو آپ کھینچ سکتے ہیں آسانی سے۔ کچھ آپ ایسی یونینز (Unions) سے لے سکتے ہیں جو ہائی کنگ کے طور پر گئیں اور ان کے اچھے معیار کی فوٹو گرافی انہوں نے کی ہوئی ہے وہ تعاون کرتے ہیں ایسے لوگ۔ اور پھر کچھ تصویریں بڑے بڑے اچھے کمپنیوں کے کیلنڈر شائع ہوتے ہیں ان سے آپ لے سکتے ہیں مگر پروگرام آپ نے تصویری بنانا ہے صرف تصویری نہیں بنانا' یہ میں سمجھا رہا ہوں۔ اور پھر تاریخ کو ان مقامات کے حوالے سے بیان کرنا۔ اگر آپ اٹلی میں کام کر رہے ہیں تو اٹلی میں وہ غاریں دکھانی ہوں گی جن میں عیسائی کسی زمانے میں پناہ لیا کرتے تھے یعنی وہ عیسائی جو موحدین تھے اور محض توحید سے چمٹے رہنے کے نتیجے میں ان کو سزا ملی ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نمبر ضرور لکھا کریں

منظور عباس نیازی

موسم گرما- کیسے بچیں- کیا کھائیں

طبی تحقیقات سے یہ حقیقت سامنے آچکی ہے کہ گوشت خوری، مرغن غذائیں اور تلی ہوئی چیزیں ہماری صحت کے لئے نقصان دہ ہیں۔ حکیم اور ڈاکٹر صاحبان خصوصاً حکیم محمد سعید ہمیں مسلسل زیادہ گوشت خوری کے نقصانات سے آگاہ کرتے رہتے ہیں لیکن ہم اس کے باوجود گوشت کو اپنی غذا کا لازمی جز سمجھتے ہیں بلکہ کچھ شوقین حضرات تو دستر خوان پر گوشت موجود نہ ہونے پر کھانا ہی نہیں کھاتے۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ افادیت اور غذائیت کے پیش نظر ہم سبزیوں اور پھلوں کو اپنی روزمرہ کی غذا کا لازمی جز بنائیں۔ سبزیوں اور پھلوں میں وٹامن اور معدنیات ہوتی ہیں ترکاریاں پکانے پر ان کے وٹامنز ضائع ہو جاتے ہیں اس لئے بہتر یہ ہے کہ ترکاریاں کچی ہی استعمال کی جائیں سلاد کی صورت میں ان ترکاریوں کو اشتہا انگیز اور لذیذ بھی بنایا جاسکتا ہے۔

کھانے کے ساتھ سلاد کا استعمال نہ صرف کھانے کو زود ہضم بنائے گا بلکہ آپ کی صحت کے لئے ہر لحاظ سے مفید ثابت ہو گا۔ شام کی چائے کے ساتھ سموسے، پکوڑے، مٹر چاٹ، بسکٹ، پیسٹری کی بجائے سلاد استعمال کرنا مفید ہے کیونکہ تلی ہوئی چیزیں، بسکٹ، کیک، پیسٹری آپ کا وزن بڑھانے کا سبب بنتی ہیں جبکہ سلاد کے ذریعہ سے آپ کو وٹامنز اور توانائی بھی ملتی ہے اور آپ کے وزن میں اضافہ نہیں ہوتا۔

جدید تحقیقات سے چینی کے نقصانات واضح ہو چکے ہیں اس کے برعکس پھلوں اور ترکاریوں سے ملنے والی مٹھاس عام آدمی کے لئے بھی مفید ہے البتہ شوگر کے مریضوں کے لئے زیادہ میٹھے پھلوں سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔

اول تو آپ سلاد زیادہ کھائیں گے نہیں اور کھا بھی لیں تو یہ آپ کے لئے نقصان دہ ثابت نہ ہو گا کیونکہ زیادہ سلاد سے بھی بسکٹ، پیسٹری، سموسے، پکوڑے وغیرہ کے مقابلہ میں کم حرارے حاصل ہوں گے اور آج کل کی آرام و آسائش کی زندگی گزارنے والوں کو کم حراروں کی ہی ضرورت ہے کیونکہ ہماری جسمانی مشقت نہ ہونے کے برابر ہے اور دماغی محنت میں بہت کم حرارے خرچ ہوتے ہیں۔ آرام و آسائش کی زندگی کے ساتھ مرغن کھانے نقصان دہ ہیں، کیونکہ ضرورت سے زائد حرارے خصوصاً وہ جو چکنائی (Fats) سے حاصل ہوتے ہیں، ہمارے جسم میں چربی کی شکل میں جمع ہو کر ہمیں غیر متناسب الاعضا اور موٹا بنا دیتے ہیں اور مٹاپے سے طرح طرح کی امراض کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

سلاد قبض دور کرنے میں بھی مفید ثابت ہوتا ہے اور آپ کی وٹامنز و معدنیات (منرلز) کی ضرورت بھی بدرجہ احسن پوری کرتا ہے۔ سلاد کے استعمال کرنے کے لئے ضروری ہے کہ موسم کے مطابق پیاز، ہرا دھنیا پودینہ، ٹماٹر، مولی، ککڑی، پپیتا، امرود، گاجر، چقندر، ادرک، بند گوبھی وغیرہ اچھی طرح دھونے کے بعد باریک کاٹ کر پلیٹ میں سجایا جائے اس پر لیموں، کالی مرچ وغیرہ چھڑک کر کھانے کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

سلاد کے اجزا کھانے میں لیموں کا استعمال نہ صرف بھوک لگانے کا باعث ہے بلکہ یہ کھانے کو زود ہضم بھی بناتا ہے ترشی کے باوجود اس کی ترشی دیگر ترش چیزوں کی طرح نقصان دہ نہیں ہے۔ لیموں میں موجود وٹامن سی آپ کی قوت مدافعت میں اضافہ کرتا ہے کھانے سے پہلے لیموں اور ادرک کا استعمال آپ کی بھوک کھولتا ہے اور اطبا کی رائے میں لیموں کا استعمال پیٹ کے امراض دور کرنے، تھکاوٹ رفع کرنے، پیٹ کے کیڑے ختم کرنے کے لئے مفید ہے۔ مزید یہ کہ لیموں قبض کشا ہے، امراض چشم، منہ میں بدبو، مسوڑوں سے خون نکلنا، جوڑوں کے امراض وغیرہ میں لیموں مفید ہے کچی پیاز پر لیموں نچوڑ کر آپ پیاز کی بو ختم کرسکتے ہیں سلاد کے ساتھ لیموں استعمال کرنا زیادہ مفید ہے۔

○ مولی پکائے بغیر پتوں کے ساتھ استعمال کرنا بہتر ہے۔ کچی مولی کئی امراض سے نجات دلاتی ہے بھوک کم لگنا، پرانا قبض، بواسیر، یرقان وغیرہ کے لئے مولی بہت مفید ہے۔ مولی کے پتے کھانے سے اجابت کھل کر ہوتی ہے اور فضلات جسم سے باہر نکل جاتے ہیں خون میں یورک ایسڈ کی مقدار زیادہ ہو جائے تو مولی کا استعمال بہت مفید ثابت ہو گا۔

○ گاجر پکائے بغیر سلاد کے طور پر استعمال کرنا زیادہ مفید ہے۔ گلابی گاجر کے مقابلے میں کالی گاجر میں ریشہ (FIBRE) زیادہ ہوتا ہے۔ وٹامن اے گاجر میں بکثرت پایا جاتا ہے اور یہ آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے وٹامن اے کی کمی سے بینائی کمزور ہو جاتی ہے گاجر پیٹ کے لئے بھی مفید ہے اطبا جلدی امراض کے لئے بھی گاجر کے استعمال کا مشورہ دیتے ہیں چہرے پر قدرتی رونق اور نکھار لانے کے لئے بھی گاجر استعمال کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے گاجر سلاد کے طور پر استعمال کرنے سے خون کی کمی بھی دور ہو جاتی ہے۔ دمے، دق و سل و شوگر کے مریض کو گاجر خاص طور پر استعمال کرنی چاہئے۔

○ کچے ٹماٹر کا استعمال جہاں قبض دور کرتا ہے وہیں پکے ہوئے ٹماٹر، نمک اور کالی مرچ کے ساتھ کھانے سے پیٹ کے کیڑے ختم ہوتے ہیں۔ ٹماٹر میں پایا جانے والا کیلشیم دانتوں اور ہڈیوں کے لئے ٹانک ہے انڈے کے مقابلے میں ٹماٹر میں پانچ گناہ زیادہ فولاد (IRON) پایا جاتا ہے جو خون کی کمی کے لئے بہت مفید ہے۔ حاملہ خواتین کے لئے ٹماٹر میں زیادہ افادیت ہے کچا ٹماٹر، لیموں، نمک اور پیاز کے ساتھ استعمال کرنے سے غیر ضروری وزن میں اضافے کی رفتار سست ہوتی ہے ٹماٹر کی ترشی شوگر کے لئے مفید ہے آنتوں کے زخم ٹھیک کرنے میں بھی اس سے مدد لی جاسکتی ہے۔

○ پیاز کھانا ہضم کرتی ہے بھوک لگاتی ہے اس کے استعمال سے جگر اور تلی بخوبی کام کرتے ہیں پیٹ کے اپھارے اور درد میں اس کا استعمال مفید ہے سلاد میں ایک پیاز روز استعمال کرنے سے قبض سے نجات ملتی ہے۔ پیٹ میں پانی بھر جانے کی صورت میں پیاز موثر ثابت ہوتی ہے۔ پیاز قے روکتی ہے، دق سل کے مریضوں کے لئے پیاز بہت مفید ہے۔ اس کی بو کو دور کرنے کے لئے اسے نمک کے پانی میں بھگو لیا جائے تو اس کی بو کم ہو جاتی ہے پیاز کو سرکہ میں ڈبو لینے سے بو ختم ہو جاتی ہے۔

○ سلاد کے طور پر ککڑی اور کھیرے کی افادیت بہت زیادہ ہے ککڑی چھلکے سمیت اور نمک کے بغیر استعمال کرنا بہتر ہے۔ ککڑی کا برابر استعمال چہرے پر نکھار لاتا ہے اور بال گرنے کی رفتار دھیمی ہو جاتی ہے یہ دوران خون کو کنٹرول کرتی ہے اور سیرم یورک ایسڈ کو گھٹاتی ہے

ڈاکٹر سید اسلم

لُو سے بچیں

گرمی کا موسم اپنے ساتھ طرح طرح کے عوارض اور شکائیتیں لے کر آتا ہے۔ بھوک اڑ جاتی ہے، جی متلاتا ہے، چکر آتے ہیں، دماغ چکرا کر گر بھی سکتے ہیں دھیان یکسو نہیں رہتا اسی وجہ سے انہماک کم ہو جاتا ہے، ذہن پراگندہ رہتا ہے، مزاج میں برہمی، تلخی، بے زاری، خوف، فکر، تھکن، نسیان عام شکایتیں ہیں۔ کٹ حجتی کا رجحان بڑھتا ہے اور خیالات میں لچک نہیں رہتی۔ یہ سب تکلیف اس وجہ سے ہوتی ہیں کہ گرمی کے موسم میں دماغ میں خون کم پہنچتا ہے کیونکہ اس زمانہ میں زیادہ تر خون جلد میں دورہ کر رہا ہوتا ہے انسان کو قدرت نے اس قدر صلاحیت دی ہے کہ وہ ہر قسم کا موسم گرم اور سرد برداشت کر سکتا ہے۔ سیلاب، آندھی، طوفان کا مقابلہ کر سکتا ہے لیکن یہ سب کچھ ایک حد تک ہو سکتا ہے، اگر یہ سب حد سے گزر جائے تو ان کا سہنا بڑا مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے۔ اگر کسی شخص کو مجبوراً سخت گرمی یا سردی میں پھنس جانا پڑے تو حرارت کو معتدل رکھنے والا نظام ٹوٹ جائے گا اور یا تو اس کو گرمی کی وجہ سے لو لگ جائے گی یا سردی میں کھلے رہ جانے کے سبب یخ بستہ ہو جائے گا۔ اگر مناسب لباس تن ڈھانپنے کو اور مناسب جگہ سر چھپانے کو میسر ہے تو جسم خود ہی بدلتی ہوئی حرارت کے ساتھ خود کو ہم آہنگ کرتا رہتا ہے جسم کی حرارت اوسطاً 98.4 فیصد ہے چونکہ آس پاس کی حرارت اس سے ٹھنڈی ہوتی ہے اس لئے جسم سے مسلسل حرارت خارج ہو کر داخلی طور پر معتدل رکھتی ہے۔

اس حرارت کے خارج ہونے کا طریقہ بالکل اس طرح تبخیر سے ہے جس طرح صراحی کا پانی ٹھنڈا ہوتا ہے۔ جب صراحی کے پاس سے ہوا کے جھونکے گزرتے ہیں تو صراحی کی سطح پر جو پانی رس رس کر آ رہا ہے وہ بخارات میں تبدیل ہو کر اڑ جاتا ہے اور یہ طبیعات کا اصول ہے کہ جب بھی پانی بخارات میں تبدیل ہو گا تو انائی صرف ہو گی اور یہ توانائی گرمی کی شکل میں خرچ ہوتی ہے جس سے گرمی کم ہو جاتی ہے اور پانی ٹھنڈا ہو جاتا ہے یہ طریقہ انسانی جسم پر صادق آتا ہے گرمی کے موسم میں جلد کی سطح پر باریک باریک نسوں میں خون گردش کر رہا ہوتا ہے بلکہ جسم کے خون کا زیادہ تر حصہ ادھر آ جاتا ہے صراحی کے روزن کی طرح ہماری جلد کے مسام اور پسینہ کے غدود بھی قدرت کی عطا کردہ نعمت ہیں کہ جب جسم کی سطح سے پسینہ نکل کر آبی بخارات کی شکل میں تبدیل ہوتا ہے تو اس عمل میں خون کی حدت کم ہو جاتی ہے اور جسم میں ٹھنڈک پڑتی ہے اگر آس پاس کی ہوا مرطوب ہو تو یہ عمل آہستہ ہو جاتا ہے اور موسم میں حبس ہوتا ہے ہم اس طرح کے موسم میں بے چین ہو جاتے ہیں اس عمل کو جاری رکھنے کے لئے دو عوامل ضروری ہیں ایک تو پانی کی وافر مقدار، ہر شخص کو بارہ گلاس روزانہ پینا۔ دوسرے خون کی کثیر مقدار کو جلد میں دورہ کرنا۔ جب خون کی کثیر مقدار جلد میں دورہ کرتی ہے تو دوسرے حصوں کو خون کی رسد کم ہو جاتی ہے ہاضمہ اور گردہ کی خرابیاں ہوتی ہیں لیکن دماغ میں چونکہ احساس کی قوت سب سے زیادہ ہے اس لئے وہ اس کو سب سے زیادہ محسوس کرتا ہے اور وہ علامات ظاہر ہوتی ہیں جو مضمون کے آغاز میں بیان کی گئی ہیں اگر پانی مناسب مقدار میں پیا جائے تو ان علامات کی شدت اور باری میں کمی ہو سکتی ہے۔

اگر جسم میں سے اس طریقہ سے حدت خارج نہ ہو تو ہمارا جسم اندر سے تندور کی طرح گرم ہو جائے اگر حرارت 104ف سے زیادہ ہو جائے تو جسم گرمی سے اسی طرح پکنے لگے جیسے آگ پر پکتا ہے اور موت واقع ہو سکتی ہے پسینہ کے علاوہ گرم، نم آلودہ سانس سے بھی حدت خارج ہوتی ہے اور ٹھنڈی ہوا اندر جاتی ہے اور داخلی حرارت معتدل رہتی ہے پیشاب اور فضلہ بھی گرمی کے اخراج کا ذریعہ ہیں۔

اس ساری تفصیل سے یہ واضح ہو گا کہ پانی گرمی کو معتدل رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے سرد موسم میں اس کے برعکس ہوتا ہے کہ اب مسئلہ گرمی کو ذخیرہ کرنا ہے، اس کے اہتمام کے لئے پسینہ آنا بند ہو جاتا ہے، جلد میں دوران خون کم ہو جاتا ہے، جلد کی رنگ پیلی پڑ جاتی ہے اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس طرح اندر کی حرارت باہر نہیں آنے پاتی۔ یہ جسم کی حرارت کو اعتدال پر رکھنے کا ذریعہ ہے اور یہ ایک مکمل ہوا سدھار (ائرکنڈیشنڈ) فطری نظام ہے جو بغیر کسی خرابی کے سالہا سال چلتا ہے۔

(ہفت روزہ حرمت 23- جون 1997ء)

کھیرے سے پیشاب کھل کر آتا ہے بخار، جسم میں جلن اور یرقان میں کھیرا زیادہ مفید ہے۔

○ ادرک سلاد میں شامل کرنے سے پیٹ میں ریاح، ہاضمہ اور منہ کا مزہ ٹھیک کرنے میں مفید ہے۔ یہ کھانے ہضم کرنے میں مدد کرتی ہے کھانسی اور زکام میں بھی اطبا نے ادرک کی افادیت تسلیم کی ہے۔

○ سلاد کے ساتھ ہرے دھنیے کا استعمال جسم کی گرمی کے لئے سکون بخش ہے نمک کے ساتھ اس کا استعمال کمزوری، پیشاب میں جلن، دست یا قبض جیسے مسائل میں بھی ہرا دھنیا مفید پایا گیا ہے ہرا دھنیا وٹامن اے فراہم کرتا ہے۔

○ باتھو اور چولائی صرف سلاد کی پلیٹ کو خوش نما نہیں بناتے بلکہ جگر کی کارکردگی میں اضافہ بھی کرتے ہیں۔ آیوروید نے چولائی کی افادیت تسلیم کی ہے کیونکہ سلاد میں چولائی کے پتے، قبض پیٹ کے کیڑے اور بال جھڑنے کی بیماری دور کرتے ہیں۔

○ امرود دل، دماغ اور معدے کو طاقت دیتا ہے بڑھی ہوئی پیاس کم کرتا ہے خون صاف کرتا ہے اور قبض دور کرتا ہے۔ خون کی کمی اور جلدی امراض میں بھی مفید ہے! امرود کی بھرپور افادیت حاصل کرنے کے لئے اسے کھانے سے پہلے کھانا چاہئے۔

○ سلاد میں پپیتے کا استعمال پیٹ کے مریضوں کے لئے ایک نعمت سے کم نہیں۔ یہ آنتوں کو صاف کرتا ہے۔ نمونیا، دق و سل، دمہ، امراض چشم اور خون کی کمی کے لئے مفید ہے۔

○ سلاد میں کیلے کا استعمال خون اور گوشت میں اضافہ کرتا ہے، طاقت بخشتا ہے۔

سلاد مکمل غذا نہیں ہے لیکن غذا کے ساتھ اس کا استعمال غذا کو متوازن بنا دیتا ہے ناشتے کے طور پر استعمال ہونے والی چیزوں کی بجائے سلاد اور پھلوں کا استعمال بہتر ہے۔

(ہفت روزہ حرمت 23۔جون 1997ء)

○○○

بقیہ صفحہ 4

سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں بلندی درجات عطاء فرمائے اور ان کی ساری اولاد کو بھی اپنے فضلوں و برکات سے نوازے۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

کہ یہ بیٹی ہمارے گھر میں اللہ کی رحمت بن کر آئی ہے۔ مکرم چچا جان جماعتی کاموں میں پورے لگن اور ذمہ داری کے ساتھ دن رات لگے رہتے ہیں۔ لیکن آج کل ایک تکلیف کے باعث بیمار ہیں اور کراچی میں اپنے بیٹے کے پاس مقیم ہیں۔ بیماری میں بھی اتنے ہی خوش مزاج اور خدمت دین میں مگن ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفاء یابی اور فعال درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

○○○

اطلاعات و اعلانات

کامیابی

○ مکرم عبید الرحمان صدیقی (نواسہ پروفیسر مکرم حبیب اللہ خاں صاحب) نے اکتالیسویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس منعقدہ 1997ء میں مجموعی طور پر آل پاکستان میں اول پوزیشن حاصل کی ہے، احباب سے درخواست ہے کہ عزیز کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا کریں۔ آمین۔

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ یاسمین طاہرہ صاحبہ بابت ترکہ مکرم رشید احمد صاحب زیردی)

محترمہ یاسمین طاہرہ صاحبہ بیوہ مکرم رشید احمد صاحب زیردی ایم اے، بی ایڈ واقف زندگی تحریک جدید ساکن 4- ناصر آباد ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر.قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 14/135 تحریک جدید ربوہ میں مبلغ 16086/70 روپے موجود ہیں۔ یہ رقم مجھے ادا کی جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ یاسمین طاہرہ صاحبہ (بیوہ)
۲۔ محترمہ سعدیہ محمودہ صاحبہ (بیٹی)
۳۔ مکرم عمر فاروق احمد صاحب (بیٹا)
۴۔ مکرمہ ملیحہ رشید صاحبہ (بیٹی)
۵۔ مکرم راحیل احمد صاحب (بیٹا)
۶۔ مکرم ناصر احمد طاہر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ پنجاب یونیورسٹی نے درج ذیل ایم ایڈ پروگراموں میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

1- ایلیمنٹری / سیکنڈری (ایک سالہ پروگرام) صبح کا پروگرام
2- سائنسز (ایک سالہ پروگرام) صبح کا پروگرام
3- ایلیمنٹری / سیکنڈری (دو سالہ پروگرام) شام کا پروگرام

داخلہ فارم وغیرہ حبیب بنک کی شاخ واقع قائد اعظم کیمپس سے 60 روپے کے عوض یا 100 روپے کا ڈرافٹ ارسال کر کے منگوائے جا سکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 14- جولائی 1997ء ہے۔

○ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن لینگو یجز (NIML) اسلام آباد نے اگست 97ء سے شروع ہونے والے مندرجہ ذیل پروگراموں میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1۔ M. A (انگریزی۔ فارسی۔ فرنچ۔ جرمن)

2۔ سرٹیفکیٹ (عربی۔ بھاشا۔ چینی۔ دری۔ انگریزی۔ فرنچ۔ جرمن۔ ہندی۔ جاپانی۔ فارسی۔ روسی۔ تاجک۔ ترکی۔ ازبک)

3۔ ڈپلومہ (انگریزی۔ فرنچ۔ جرمن۔ عربی)

انسٹی ٹیوٹ کا پراسپکٹس و فارم مبلغ 100 روپے کے عوض دفتر سے یا 130 روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31211 میں ارفاق احمد ولد چوہدری محمد حسین قوم رندھاوا پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ باب الالواب حال عقب تھانہ گارڈن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-11-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ سوا آٹھ مرلہ واقع طاہر آباد ربوہ مالیتی۔/85000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3200 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ارفاق احمد ساکن ایس کوارٹر نمبر 160 عقب تھانہ گارڈن کراچی نمبر 3۔ گواہ شد نمبر 1 نعیم اللہ باجوہ صدر حلقہ صدر کراچی گواہ شد نمبر 2 محمد فیصل آفیسر کالونی کراچی۔

مسل نمبر 31212 میں عزیز احمد بجہ ولد رشید احمد بجہ قوم بجہ پیشہ ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی نمبر 4 کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم۔/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عزیز احمد بجہ سیکٹر 55-B-A-35 زمان ٹاؤن کورنگی نمبر 4 کراچی گواہ شد نمبر 1 عبد المجید سیکرٹری وصایا کورنگی نمبر 3 کراچی نمبر 31۔
گواہ شد نمبر 2 مرزا محمد حنیف سیکرٹری مال زمان ٹاؤن کراچی۔

ضروری اعلان

○ قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان / موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں، ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہو گا۔ (آمد از کرایہ مکان، دوکان، زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ 1

میں ان کو دیکھتا ہے۔

پس (صاحب ایمان) وہ ہوتے ہیں۔ خیرات میں وہ بڑھتے ہیں جو ان اعمال و افعال کے وقت علیم و خبیر کی ذات اور نگرانیوں پر نگاہ کرتے ہیں اور ہر آن خوف و خشیت الٰہی سے لرزاں رہتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک کام میں خواہ کھانے پینے کا ہو۔ یا بغض و عداوت ہو۔ دوستی ہو یا دشمنی۔ ہر بات میں خوش رہنے اور بڑھ کر رہنے کے لئے پہلا اور ضروری اصل کیا ہے؟ خشیت الٰہی۔ عمل کرنے سے پہلے دیکھ لیا کرو کہ یہ عمل خدا تعالیٰ کی رضاجوئی کی وجہ سے کسی سرخروئی کا باعث ہے یا اس کی نارضامندی کا موجب ہو کر سیاہ روئی کا پیش خیمہ؟

خوف الٰہی کے بعد دو اصل اور ہیں۔ وہ کیا؟ ایک اخلاص اور دوسرا صواب۔ کوئی عمل صالح ہو نہیں سکتا جب تک اخلاص اور صواب نہ ہو۔

(از خطبہ 31۔ مارچ 1899ء)

خبریں

ربوہ : 28- جون-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ فرقہ واریت ملک کی سلامتی کے لئے سنگین خطرہ ہے۔ علماء رواداری اور یگانت پیدا کرنے کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داری پوری کریں۔ صدر مملکت نے انیٹلی جنس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو دہشت گردوں پر کڑی نظر رکھنے کی ہدایت کی ہے۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ چاروں صوبوں کی حکومتوں کو اعتماد میں لے کر ایک سا زرعی ٹیکس نافذ کیا جائے گا۔ حکومت لاقانونیت اور دہشت گردی کا خاتمہ کرکے دم لے گی۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب خان نے کہا ہے بھارت کے ساتھ کوئی خفیہ معاہدہ نہیں ہوا ہے۔ اور نہ ہی بھارت کے خارجہ سیکرٹری سلمان حیدر نے کوئی خلاف ورزی کی ہے۔ مسئلہ کشمیر پر ایجنڈے میں شامل ہونے کا کریڈٹ نواز شریف کو جاتا ہے۔ انہوں نے کہاکہ کشمیر پر کوئی کیمپ ڈیوڈ طرز کا سمجھوتہ نہیں کیاگیا۔ مسئلہ کشمیر پرامن طریقے پر حل کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ہماری اس خواہش کو کمزوری نہ سمجھاجائے۔

○ سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کل جماعتی حریت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاک بھارت مذاکرات ڈھونگ ہیں۔ مشترکہ اعلامیہ مایوس کن ہے۔ نواز شریف ہمیں، قوم اور اپنے آپ کو دھوکا نہ دیں۔ پاکستان کو مسئلہ کشمیر عالمی فورم پر نہ لانے کاپابند کر دیاگیاہے۔ انہوں نے کہاکہ نواز حکومت جھوٹے دعوے نہ کرے مسئلہ کشمیر ایجنڈے پر نہ ہوتا تو اقوام متحدہ قرار دادیں کیوں پاس کرتی شملہ معاہدے میں ذکر کیوں ہوتا۔

○ کل جماعتی حریت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے قاضی حسین احمد نے کہاکہ یورپی ممالک نے مسئلہ کشمیر دفن کرنے کی مہم چلا رکھی ہے۔ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہاکہ مسئلہ کشمیر کو ایک طرف رکھ کر بھارت سے دوستی کی جارہی ہے۔

○ بھارتی وزارت خارجہ کے ترجمان نے بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے ان اطلاعات کی تردید کی ہے جن میں کہاگیاہے کہ خارجہ سیکرٹری سلمان حیدر نے کشمیر کو اٹوٹ انگ قرار دیا ہے انہوں نے کہاکہ یہ بالکل واضح ہے کہ کشمیر پاکستان اور بھارت میں متنازع مسئلہ ہے۔

○ بجلی وپانی کے وفاقی وزیر چوہدری نثار علی نے کہاہے کہ بجلی کی لوڈشیڈنگ صرف 15 دن رہے گی اور ملک بھر میں بغیر شیڈول لوڈ شیڈنگ بھی نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہاکہ بجلی چوروں سے ڈیڑھ ارب روپے وصول کر لئے گئے ہیں۔

○ ملک بھر میں بجلی اور پانی کی لوڈ شیڈنگ جاری ہے شہروں اور قصبوں میں پانی کی سپلائی بھی بجلی کی کمی کے باعث 50 فیصد تک کم کر دی گئی ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں ایک قانون منظور کرکے محکمہ آب پاشی کو اری گیشن اینڈ ریج اتھارٹی کے ماتحت کر دیا گیاہے۔ نئے قانون کے مطابق وزیر آب پاشی اس اتھارٹی کے چیئرمین ہوں گے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے درآمد شدہ ٹیلی فون سیٹوں پر سیلز ٹیکس ناجائز قرار دے دیا ہے۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے ایم کیو ایم کو یقین دہانی کرائی ہے کہ ان کی ناجائز شکایات کو دور کر دیا جائے گا انہوں نے ایم کیو ایم سے کہا ہے کہ وہ ان ایجنسیوں کی واضح نشان دہی کریں جو حالات خراب کر رہی ہیں۔

○ جمعہ کے روز پنجاب کے مختلف علاقوں میں بارش سے موسم خوشگوار ہوگیاہے۔ لاہور میں صبح ساڑھے چار بجے سے آٹھ بجے تک بارش ہوئی۔ جگہ جگہ پانی کھڑا ہوگیا۔ کئی علاقوں میں ٹریفک بلاک ہوگئی۔ بجلی بند۔ ٹوٹی سڑکیں مزید برباد۔ گاڑیاں اور موٹرسائیکل خراب ہوگئے۔

○ شادمان کالونی لاہور میں ایک کلینک کے سامنے دو موٹر سائیکل سواروں نے اچھرہ کی مسجد برکت علی کے خطیب حافظ محمد صالح کو فائرنگ کرکے ہلاک کردیا ہے۔

○ حکومت پنجاب نے سیلاب کی صورت حال سے نمٹنے کے لئے لاہور کو 15 سیکٹروں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ہر سیکٹر کا انچارج ایک مجسٹریٹ ہو گا۔

○ شام، مصر، سعودی عرب، کویت، قطر اومان، بحرین اور متحدہ عرب امارات کے وزراء خارجہ کا دو روزہ اجلاس شام میں منعقد ہوا جس کے اختتام پر پریس کانفرس سے خطاب کرتے ہوئے ان ملکوں کے وزراء خارجہ نے کہاہے کہ اسرائیلی حکومت کی پالیسیوں اور پہلے سے طے شدہ سمجھوتوں پر عمل درآمد سے گریز کی وجہ سے قیام امن کا عمل خطرہ میں پڑگیاہے۔

○ فلپائن میں سرکاری فوج نے مسلمان حریت پسندوں کے خلاف بڑا اپریشن کرکے 158 ہلاک کردیئے ہیں۔

○ سری لنکا میں باغیوں اور فوج میں جھڑپوں سے 150 ہلاک ہوگئے ہیں۔ طرفین کو چارہ روزہ جنگ میں بھاری نقصان ہوا ہے۔

○ سیالکوٹ بارڈر پر شدید فائرنگ کے باعث لوگ گھروں میں محبوس ہو کر رہ گئے ہیں۔ رینجرز کی جوابی فائرنگ سے 3 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ پاکستان ریلوے کو 30۔جون 1998ء تک پرائیوٹائز کر دیا جائے گا۔ فاضل ملازمین کے ساتھ گولڈن شیک ہینڈ یا دوسرے محکموں میں کھپایا جائے گا۔ ریلوے کے تعلیمی یا میڈیکل شعبوں کو صوبائی حکومتوں کے حوالے کیا جائے گا۔ وزارت ریلوے کو مواصلات میں ضم کر دیا جائے گا۔

○ محکمہ ریلوے کے اپنے ذرائع کی ایک حالیہ تحقیق کے مطابق ریلوے کے ستر فیصد اثاثے ناکارہ ہو چکے ہیں۔ چار برس میں مکمل تباہی کا خدشہ ہے۔ 60 فیصد ٹریک (پٹڑی) 1340 مسافر بوگیاں۔ 500 کارگو بوگیاں۔ 59 فیصد ڈیزل انجن، 100 فیصد بھاپ والے انجن مکمل طور پر ناکارہ ہو گئے ہیں۔

ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں | بدہضمی۔ گیس۔ اپھارہ کیلئے تیر بہدف GASTRIC DROPS | سٹاکسٹ: ایف بی ڈسٹری بیوٹرز راجیکی روڈ۔ ربوہ

دوا ایک وسیلہ ہے اور شفا عطیۂ خداوندی ہے۔
بہتر تشخیص، مفید مجرب ادویات، مناسب علاج
پرانا نزلہ زکام، گلے کی سوزش، ٹانسلز، گیس، معدہ کا السر، خونی و بادی بواسیر، امراضِ جلد ذیابیطس، امراضِ جگر، قد کا نہ بڑھنا، وقت سے پہلے بالوں کا سفید ہونا اور گرنا گردے ومثانہ کی پتھری وسوزش، کمزوریٔ نظر، موٹاپا، بلڈ پریشر، کمر درد، ریڑھ کی ہڈی کا نقص، عورتوں اور مردوں کے خاص امراض اور بے اولاد مردوں اور عورتوں کے لئے زود اثر علاج
باہر کے مریض اپنے حالات لکھ کر بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں

خصوصی رعایت کیساتھ
☆ جرمن سیل بند مفرد و مرکب ادویات۔
☆ جرمن کملی پوٹینسی و مدر ٹنکچر و بایوکیمک و بایوپلاسمن ادویات۔
☆ شیشے و پلاسٹک کے ڈراپر ز اور ڈبیاں
☆ سادہ گولیاں، بیچیاں اور ملک شوگر۔
☆ 117 ادویات کا خوبصورت بکس مع ادویات قیمت 10ML گول شیشی 1450 & لمبی شیشی 1250
☆ ڈاکٹر کا بی ہومیوپیتھک نسخہ جات مجلد -/30 بالشل علاج مجلد -/250 دیگر کتب۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ
پوسٹ کوڈ: 35460
فون: 04524 212399

For Genuine TOYOTA Parts
Al.Furqan Motors (Pvt) Limited
Phone 021-7724606-7-9
AL.FURQAN MOTORS (PVT) Limited
47- TIBET CENTRE
M.A. JINNAH ROAD
KARACHI

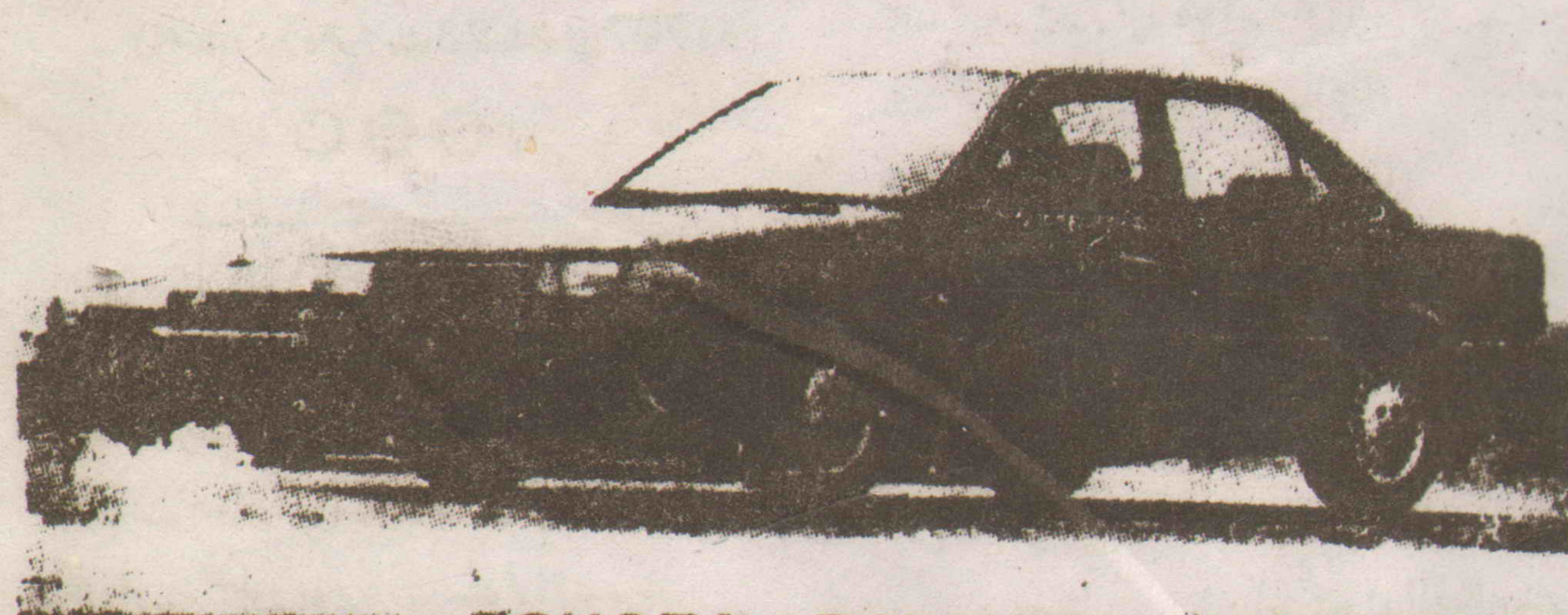

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہرقسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3
فون: 021-7724606 7724607-7724609